خلافت لائبریری ربوہ

اتوار
14 مئی 1995ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون 449
رجسٹرڈ نمبر ایل 5254

جلد 45-80 نمبر 105 | اتوار - 14 ذوالحجہ - 1415ھ ' 14 ہجرت 1374ھش ' 14 مئی 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

دنیا میں دو قسم کے دکھ ہوتے ہیں۔ بعض دکھ اس قسم کے ہوتے ہیں کہ ان میں تسلی دی جاتی ہے اور صبر کی توفیق ملتی ہے۔ فرشتے سکینت کے ساتھ اترتے ہیں۔ اس قسم کے دکھ نبیوں اور راست بازوں کو بھی ملتے ہیں اور وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے بطور ابتلاء آتے ہیں ان دکھوں کا انجام راحت ہوتا ہے اور درمیان میں بھی تکلیف نہیں ہوتی کیونکہ خدا کی طرف سے صبر اور سکینت ان کو دی جاتی ہے مگر دوسری قسم دکھ کی وہ ہے جس میں یہی نہیں کہ دکھ ہوتا ہے بلکہ اس میں صبر و ثبات کھویا جاتا ہے۔ اس میں نہ انسان مرتا ہے نہ جیتا ہے اور سخت مصیبت اور بلا میں ہوتا ہے۔ یہ شامت اعمال کا نتیجہ ہوتا ہے اور اس قسم کے دکھوں سے بچنے کا یہی طریق اور علاج ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے کیونکہ دنیا کی زندگی چند روزہ ہے اور اس زندگی میں شیطان اس کی تاک میں لگا رہتا ہے اور کوشش کرتا ہے کہ اس کو خدا سے دور پھینک دے اور نفس اس کو دھوکا دیتا رہتا ہے کہ ابھی بہت عرصہ تک زندہ رہنا ہے لیکن یہ بڑی بھاری غلطی ہے۔ اگر انسان اس دھوکے میں آکر خدا تعالیٰ سے دور جا پڑے اور نیکیوں سے دستکش ہو جاوے۔ موت ہر وقت قریب ہے اور یہی زندگی دار العمل ہے۔ مرنے کے ساتھ ہی عمل کا دروازہ بند ہو جاتا ہے اور جس وقت یہ زندگی کے دم پورے ہوئے پھر کوئی قدرت اور توفیق کسی عمل کی نہیں ملتی خواہ تم کتنی ہی کوشش کرو مگر خدا تعالیٰ کو راضی کرنے کے واسطے کوئی عمل نہیں کر سکو گے اور ان گناہوں کی تلافی کا وقت جاتا رہے گا اور اس بدعملی کا نتیجہ آخر بھگتنا پڑے گا۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۶۰۷)

باہمی جھگڑوں کے نپٹانے کا طریق

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

بعض جگہ بے انتہاء ضد نظر آتی ہے۔ بعض جگہ انانیت نظر آتی ہے کہ اگر ہم جھک گئے۔ ہم نے دوسرے فریق کے سامنے حساب پیش کر دیئے تو گویا ہماری ناک کٹ گئی ہم ذلیل ہو گئے۔ تو اس کے لئے دو باتیں میرے سامنے ہیں اول تو تقویٰ سے کام لیتے ہوئے اپنے نفس پر غور کریں اور جہاں تک ممکن ہے اپنے موقف کی اصلاح کریں' اپنے مطالبات کو درست کریں اور کوشش کریں کہ مصالحت کے ذریعہ' افہام و تفہیم کے ذریعہ یہ سارے معاملات طے ہو جائیں۔ اگر یہ نہیں ہو سکتا اور ہر فریق یہ سمجھتا ہے کہ دوسرے کی غلطی ہے۔ بعض دفعہ دیانت داری سے سمجھ رہا ہوتا ہے تو پھر سب سے آسان طریق یہ ہے کہ Irrevocable ثالثی اختیار کرے یعنی ناقابل تنسیخ ثالثی مان لے جس کو عدالت بھی تسلیم کرتی ہے اور پھر اس کی تنفید کرواتی ہے۔ اگر دونوں فریق متفق ہیں اور ان کو

باقی صفحہ ۷ پر

محترم مولانا صالح محمد صاحب مربی سلسلہ وفات پاگئے

ربوہ۔ ۱۳۔ مئی۔ احباب جماعت کو افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ قدیمی مخلص خادم سلسلہ محترم مولانا صالح محمد صاحب واقف زندگی مربی سلسلہ ۱۱۔ مئی ۹۵ء کو وفات پا گئے۔ محترم مولوی صاحب کا جنازہ مورخہ ۱۲۔ مئی کو جمعہ کے بعد محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے بیت الاقصیٰ میں پڑھایا۔ اسی روز شام کو بعد از مغرب بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا نے ہی دعا کرائی۔

محترم مولانا صالح محمد صاحب ۱۲۔ فروری ۱۹۰۶ء کو بمقام ہرسیاں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم حضرت میاں فضل محمد صاحب ہرسیاں والے رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ تھے۔ آپ نے ۴۔ مئی ۱۹۴۶ء کو اپنی زندگی خدمت دین کے لئے وقف کی۔ آپ کی پہلی تقرری دفتر تجارت تحریک جدید میں ۱۵۔ ستمبر ۱۹۴۶ء کو ہوئی۔ جس کے بعد ۱۹۴۸ء میں آپ کو غانا بطور تاجر مربی بھیجا گیا۔ جہاں پر آپ متعدد سال خدمات دین بجالاتے رہے۔ اس کے علاوہ آپ نے جماعتی دفاتر آر پیکو' وکالت مال اول اور وکالت دیوان میں بھی خدمات انجام دیں۔ محلہ فیکٹری ایریا کے صدر بھی سالہا سال رہے۔ درس و تدریس ان کا خاص شغل تھا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مولانا موصوف کے درجات بلند کرے اور اپنے فضل و رحم سے اپنے درجات قرب میں بڑھاتا رہے۔ آمین

ولادت

○ خداوند کریم کے فضل سے مورخہ ۹۵-۴-۱۸ کو مکرم نصیر احمد صاحب ولد مکرم چوہدری عبد القدیر صاحب انسپکٹر تحریک جدید راولپنڈی کے ہاں بیٹے کی ولادت ہوئی بچے کا نام سلطان محمد فاتح رکھا گیا ہے۔ بچہ وقف نو میں شامل ہے۔ نومولود مکرم ڈاکٹر محمد الطاف خان صاحب شہزادہ ولد مولوی شہزادہ خان صاحب سابق پروفیسر جامعہ احمدیہ کا نواسہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک اور خادم دین بنائے۔

درخواست دعا

○ مکرمہ والدہ صاحبہ کرنل ریٹائرڈ عبد العزیز صاحب کیولری گراؤنڈ لاہور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں فالج کے حملہ کی وجہ سے علیل ہیں۔ انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں داخل ہیں۔ احباب سے موصوفہ کی جلد اور کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نیکی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ سے پاک تعلقات قائم کئے جاویں

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

14- ہجرت ۱۳۷۴ ہش   14 - مئی ۱۹۹۵ء

مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں :-

○ اللہ تعالیٰ کی دو صفتیں بڑی قابل غور ہیں اور ان صفات پر ایمان لانے سے بھی امید وسیع ہوتی اور (اہل ایمان) کا یقین زیادہ ہوتا ہے۔ وہ صفات اس کے قادر اور کریم ہونے کی ہیں۔ جب تک یہ دونوں باتیں نہ ہوں۔ کوئی فیض نہیں ملتا ہے دیکھو اگر کوئی شخص کریم تو ہو اور اس کے پاس ہو تو ہزاروں روپیہ دے دینے میں بھی اسے تامل اور دریغ نہ ہو لیکن اس کے گھر میں کچھ بھی نہ ہو تو اس کی صفت کریمی کا کیا فائدہ؟ یا اس کے پاس روپیہ تو بہت ہو مگر کریم نہ ہو پھر اس سے کیا حاصل؟ مگر خدا تعالیٰ میں یہ دونوں باتیں ہیں وہ قادر ہے اور کریم بھی ہے اور ان دونوں صفتوں میں بھی وہ وحدہ لاشریک ہے۔

پس جب ایسی قادر اور کریم ذات کے ساتھ کوئی کامل تعلق پیدا کرے تو اس سے بڑھ کر خوش قسمت کون ہوگا؟ بڑا ہی مبارک اور خوش قسمت ہے وہ شخص جو اس کا فیصلہ کرلے۔

○ کامل طور پر جب تقویٰ کا کوئی مرحلہ باقی نہ رہے تو پھر یہ اولیاء اللہ میں داخل ہو جاتا ہے اور تقویٰ حقیقت میں اپنے کامل درجہ پر ایک موت ہے کیونکہ جب نفس کی سارے پہلوؤں سے مخالفت کرے گا تو نفس مرجاوے گا۔ اسی لئے کہا گیا ہے کہ (موت آنے سے پہلے مرجاؤ) نفس تو سن گھوڑے کی طرح ہوتا ہے اور جو لذت تبتل اور انقطاع میں ہوتی ہے اس سے بالکل ناآشنا ہوتا ہے۔ جب اس پر موت آجاوے گی تو چونکہ خلا محال ہے اس لئے دوسری لذات جو تبتل اور انقطاع میں ہوتی ہیں شروع ہو جائیں گی۔ یہی وہ بات ہے جس کی ہماری ساری جماعت کو ہر وقت مشق کرنی چاہئے۔ جیسے بچے جب تختیوں پر بار بار لکھتے ہیں تو آخر خوش نویس ہو جاتے ہیں۔

(اور جو لوگ ہم سے ملنے کے لئے مجاہدہ کرتے ہیں) میں مجاہدہ سے مراد یہی مشق ہے کہ ایک طرف دعا کرتا رہے دوسری طرف کامل تدبیر کرے آخر اللہ تعالیٰ کا فضل آجاتا ہے اور نفس کا جوش و خروش دب جاتا اور ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ اور ایسی حالت ہو جاتی ہے جیسے آگ پر پانی ڈال دیا جاوے۔ بہت سے انسان ہیں جو نفس امارہ ہی میں مبتلا ہیں۔

○ اصل یہ ہے کہ ولی اللہ بننا ہی مشکل ہے بلکہ اس مقام کا سمجھنا ہی دشوار ہوتا ہے کہ یہ کس حالت میں کہا جاوے گا کہ وہ خدا کا ولی ہے۔ انسان انسان کے ساتھ ظاہر داری میں خوشامد کر سکتا ہے اور اس کو خوش کر سکتا ہے خواہ دل میں ان باتوں کا کچھ بھی اثر نہ ہو۔ ایک شخص کو خیر خواہ کہہ سکتے ہیں مگر حقیقت میں معلوم نہیں ہوتا کہ وہ خیر خواہ ہے یا کیا ہے لیکن اللہ تعالیٰ تو خوب جانتا ہے کہ اس کی اطاعت و محبت کس رنگ سے ہے پس اللہ تعالیٰ کے ساتھ فریب اور دغا نہیں ہو سکتا۔ کوئی اس کو دھوکا نہیں دے سکتا۔ جب تک سچے اخلاص اور پوری وفاداری کے ساتھ یک رنگ ہو کر خدا تعالیٰ کا نہ بن جاوے کچھ فائدہ نہیں۔

کبھی یہ حال کہ پوچھیں ہر ایک شخص کا حال
کبھی یہ حال کہ اپنی خبر سے بے خبری
کبھی یہ حال اثر ڈھونڈتی ہے میری دعا
کبھی یہ حال عیاں ہے دعا کی بے اثری

ابوالاقبال

○

بے ہنر کو باہنر کر دے گا وہ
اِک نظر سے معتبر کر دے گا وہ

آکے کر دے گا وہ موسم خوشگوار
اور معطّر رہگذر کر دے گا وہ

بس گل تازہ کھلیں گے اس طرف
مسکرا کر رُخ جدھر کر دے گا وہ

آئے گا موسم کی رتھ پر بیٹھ کر
اور شاخیں باثمر کر دے گا وہ

دور کر دے گا دلوں کی دوریاں
پھر ہمیں شیر و شکر کر دے گا وہ

روک رکھی ہے جنہوں نے روشنی
ایسی دیواروں میں در کر دے گا وہ

بخش کر ہم کو دعا کا سائباں
اور بھی آساں سفر کر دے گا وہ

صبر زادوں میں خوشی بانٹے گا وہ
آنسوؤں کو چارہ گر کر دے گا وہ

ہو تعصّب کا۔ حسد کا۔ جہل کا
زہر سارے بے اثر کر دے گا وہ

ہم کو دے گا حوصلہ پرواز کا
خوشنما پھر بال و پر کر دے گا وہ

محفل شب میں کرے گا جب ورود
مسکرائے گا سحر کر دے گا وہ

پیار سے دیکھے گا جب قدسیؔ ہمیں
ہم کو گویا دیدہ ور کر دے گا وہ

عبدالکریم قدسیؔ

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

تیسری قسم فیضان کی فیضان خاص ہے۔ اس میں اور فیضان عام میں یہ فرق ہے کہ فیضان عام میں مستفیض پر لازم نہیں کہ حصول فیض کے لئے اپنی حالت کو نیک بناوے۔ اور اپنے نفس کو حجب ظلمانیہ سے باہر نکالے۔ یا کسی قسم کا مجاہدہ اور کوشش کرے۔ بلکہ اس فیضان میں جیسا کہ ہم ابھی بیان کر چکے ہیں خدا تعالیٰ آپ ہی ہر ایک ذی روح کو اس کی ضروریات جن کا وہ حسب فطرت محتاج ہے عنایت فرماتا ہے اور بن مانگے اور بغیر کسی کوشش کے مہیا کر دیتا ہے۔ لیکن فیضان خاص میں جہد اور کوشش اور تزکیہ قلب اور دعا اور تضرع اور توجہ الی اللہ اور دوسرا ہر طرح کا مجاہدہ جیسا کہ موقعہ ہو شرط ہے۔ اور اس فیضان کو وہی پاتا ہے جو ڈھونڈتا ہے۔ اور اسی پر وارد ہوتا ہے جو اس کے لئے محنت کرتا ہے۔ اور اس فیضان کا وجود بھی ملاحظہ قانون قدرت سے ثابت ہے۔ کیونکہ یہ بات نہایت بدیہی ہے کہ خدا کی راہ میں سعی کرنے والے اور غافل رہنے والے دونو برابر نہیں ہو سکتے۔ بلاشبہ جو لوگ دل کی سچائی سے خدا کی راہ میں کوشش کرتے ہیں اور ہر ایک تاریکی اور فساد سے کنارہ کش ہو جاتے ہیں۔ ایک خاص رحمت ان کے شامل حال ہو جاتی ہے۔ اس فیضان کی رو سے خدا تعالیٰ کا نام (کلام الٰہی) میں رحیم ہے۔ اور یہ مرتبہ صفت رحیمیت کا بوجہ خاص ہونے اور مشروط بشرائط ہونے کے مرتبہ صفت رحمانیت سے موخر ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اول صفت رحمانیت ظہور میں آئی ہے پھر بعد اس کے صفت رحیمیت ظہور پذیر ہوئی۔ پس اسی ترتیب طبعی کے لحاظ سے (۔) میں صفت رحیمیت کو صفت رحمانیت کے بعد میں ذکر فرمایا۔ اور کہا الرحمان۔ الرحیم۔ اور صفت رحیمیت کے بیان مین کئی مقامات (کلام الٰہی) میں ذکر موجود ہے۔ جیسا ایک جگہ فرمایا ہے۔ یعنی خدا کی رحیمیت صرف ایمان داروں سے خاص ہے جس سے کافر کو یعنی بے ایمان اور سرکش کو حصہ نہیں۔

اس جگہ دیکھنا چاہئے کہ خدا نے کیسی صفت رحیمیت کو (اہل ایمان) کے ساتھ خاص کر دیا۔ لیکن رحمانیت کو کسی جگہ اہل ایمان کے ساتھ خاص نہیں کیا اور کسی جگہ یہ نہیں فرمایا کہ وہ اہل ایمان کے لئے رحمان ہے بلکہ جو اہل ایمان سے رحمت خاص متعلق ہے ہر جگہ اس کو رحیمیت کی صفت سے ذکر کیا ہے۔

یاد رہے کہ جس طرح ستارے ہمیشہ نوبت بہ نوبت طلوع کرتے رہتے ہیں۔ اسی طرح خدا کے صفات بھی طلوع کرتے رہتے ہیں۔ کبھی انسان خدا کے صفات جلالیہ اور استغنائے ذاتی کے پرتوہ کے نیچے ہوتا ہے اور کبھی صفات جمالیہ کا پرتوہ اس پر پڑتا ہے۔ اسی کی طرف اشارہ ہے جو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہر دن وہ نئی شان میں ہوتا ہے۔ پس یہ سخت نادانی کا خیال ہے کہ ایسا گمان کیا جائے کہ بعد اس کے مجرم لوگ دوزخ میں ڈالے جائیں گے پھر صفات کرم اور رحم ہمیشہ کیلئے معطل ہو جائیں گی۔ اور اور کبھی ان کی تجلی نہیں ہوگی۔ کیونکہ صفات الٰہیہ کا تعطل ممتنع ہے۔ بلکہ حقیقی صفت خدا تعالیٰ کی محبت اور رحم ہے اور وہی ام الصفات ہے۔ اور وہی کبھی انسانی اصلاح کے لئے صفات جلالیہ اور غضبیہ کے رنگ میں جوش مارتی ہے اور جب اصلاح ہو جاتی ہے تو محبت اپنے رنگ میں ظاہر ہو جاتی ہے۔ اور پھر بطور موہبت ہمیشہ کے لئے رہتی ہے۔ خدا ایک چڑچڑا انسان کی طرح نہیں ہے جو خوا مخواہ عذاب دینے کا شائق ہو۔ اور وہ کسی پر ظلم نہیں کرتا۔ بلکہ لوگ اپنے پر آپ ظلم کرتے ہیں۔ اس کی محبت میں تمام نجات اور اس کو چھوڑنے میں تمام عذاب ہے۔

ارشادات حضرت امام جماعت الثانی۔

علمی مسائل

(یہاں) مطلب یہ ہے کہ جب (صاحب ایمان) کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ جزع فزع کرنے کی بجائے پورے یقین اور ایمان کے ساتھ یہ کہتا ہے کہ ہم تو اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف ہم لوٹنے والے ہیں۔ یہ وہ نمونہ ہے جس کی اللہ تعالیٰ اپنے صاحب ایمان بندوں سے امید رکھتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ جب انہیں کوئی تکلیف پہنچے تو وہ گھبرانے اور جزع فزع کرنے کی بجائے خدا تعالیٰ پر توکل رکھیں اور اسی کو حاضر ناظر سمجھتے ہوئے سچے دل سے یہ کہیں کہ ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ بظاہر یہ ایک چھوٹا سا فقرہ ہے۔ مگر اپنے اندر نہایت وسیع مطالب رکھتا ہے۔

اس فقرے میں دو جملے ہیں۔ ایک تو ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور دوسرا ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ پہلا جملہ اس مضمون پر دلالت کرتا ہے کہ کوئی مالک اپنی چیز کو اپنے ہاتھوں تباہ نہیں کرتا۔ بلکہ اسے محفوظ رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ مالک بڑا ہی بے وقوف ہوگا جو اپنی چیز کو آپ تباہ کرنے کی کوشش کرے۔ پس اگر بندہ محض خدا کا ہو جائے اور اسی کو اپنا حقیقی مالک سمجھے تو اس کے دل میں یہ وہم بھی نہیں آسکتا کہ وہ چیز جو اللہ تعالیٰ نے مجھ سے واپس لے لی ہے یا وہ مصائب جو مجھ پر نازل ہو رہے ہیں ان میں میری تباہی و بربادی مقصود ہے۔ جو صاحب ایمان یہ یقین رکھتا ہے۔ کہ میں اللہ کا ہوں اور جس طرح ماں اپنے بچہ کو گود میں رکھتی ہے اسی طرح خدا تعالیٰ نے بھی مجھے اپنی گود میں اٹھایا ہوا ہے وہ یہ تصور ہی کس طرح کر سکتا ہے کہ میں تباہ کیا جاؤں گا۔ اور میری تکالیف مجھ سے دور نہیں کی جائیں گی۔ محافظ کا تو فرض ہوتا ہے کہ وہ دوسرے کو ہر نقصان سے بچائے۔ پھر اللہ تعالیٰ جو تمام محافظوں سے بڑا محافظ ہے۔ کب کسی صاحب ایمان کو تباہ کر سکتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ جب کوئی چیز اپنے بندہ سے واپس لیتا ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ وہ اس چیز کو تباہ کرنا چاہتا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ اسے پہلے سے زیادہ بہتر جگہ میں رکھتا ہے۔ اس کی مثال بالکل ایسی ہی ہے جیسے عورتیں اپنے گھروں کی صفائی کرتے وقت سامان وغیرہ کو ایک جگہ سے اٹھا کر دوسری جگہ رکھ دیتی ہیں۔ تم کبھی نہیں دیکھو گے کہ عورتیں اپنی چیزوں کو ادھر ادھر رکھیں تو وہ رونے لگ جائیں۔ یا مثلاً زمیندار کھیت میں بیج ڈالتا ہے تو بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے بیج کو ضائع کر رہا ہے۔ مگر وہ روتا نہیں۔ اس لئے کہ اس کا نتیجہ تباہی نہیں بلکہ ترقی ہوتا ہے۔ چنانچہ وہی بیج جب کچھ عرصہ کے بعد اسے لہلہاتے ہوئے کھیتوں کی شکل میں واپس ملتا ہے تو اس کی آنکھیں خیرہ ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح بندہ اگر یقین رکھے کہ اللہ تعالیٰ جو کچھ کرے گا اس میں میری بہتری ہوگی تو کبھی جزع فزع اور بے صبری کا اظہار نہ کرے۔ جب انسان ایک خوبصورت عمارت بناتا اور پہلی عمارت کو توڑتا پھوڑتا ہے تو اس پر روتا نہیں بلکہ خوش ہوتا ہے اسی طرح اگر کپڑے کا دل اور اس کی آنکھیں ہوتیں تو جب درزی اسے کاٹتا تو وہ رونے کی بجائے خوش ہوتا کہ یہ مجھے اچھا بنانے لگا ہے۔ یہی حال انسان کا ہے۔ اگر انسان یہ یقین رکھے کہ خدا تعالیٰ میرا مالک ہے اور وہ جو تبدیلی بھی کرے گا وہ میرے فائدہ کے لئے کرے گا تو وہ جزع فزع نہیں کر سکتا ہاں غم کا اظہار کرنا صبر کے خلاف نہیں ہوتا۔ شادی کے وقت لڑکیاں اپنے گھروں کو رخصت ہوتی ہیں تو ماں باپ رونے لگ جاتے ہیں مگر یہ جزع فزع نہیں کہلاتا۔ کیونکہ غم درحقیقت ایک قدرتی احساس ہے جو مصیبت کے وقت ہر انسان کے اندر پیدا ہو جاتا ہے۔ اور اس کی علامت دل پر بوجھ ہونا اور آنکھوں میں آنسو آ جانا ہے۔ لیکن جزع فزع کرنے والا اس امر کا اظہار کرتا ہے کہ خدا نے اسے تباہ کر دیا ہے۔ اور یہ چیز صاحب ایمان کے توکل اور ایمان کے بالکل خلاف ہے پس ہم اللہ ہی کے لئے ہیں میں یہ بتایا گیا ہے کہ مصیبت یا ابتلا کے آنے پر (جو صاحب ایمان نہیں) تو یہ سمجھتا ہے کہ میں مارا گیا لیکن صاحب ایمان یہ سمجھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسی بلا میں بھی میرے لئے کوئی خیر اور برکت کا پہلو پوشیدہ رکھا ہو گا۔

شب قدر کا سانحہ

روزنامہ ڈان اپنی ۱۳۔ اپریل ۱۹۹۵ء کی اشاعت میں اداریہ میں لکھتا ہے:۔

صوبہ سرحد میں شب قدر کے مقام پر پچھلے دنوں جو واقعہ پیش آیا جس میں ایک اقلیتی مذہبی جماعت کے ممبر کو ایک غضب ناک ہجوم نے سنگسار کر دیا۔ اور دوسرے کو شدید زخمی کیا۔ یہ اس بات کی نشان دہی کرتا ہے کہ ہمارے لوگوں کے ایک حصہ میں مذہب کے نام پر قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ ان دونوں مظلومین۔ جو جماعت احمدیہ سے تعلق رکھتے تھے' پر ایک ہجوم نے جو کہ لاٹھیوں اور لوہے کی سلاخوں سے مسلح تھا تحصیلدار کے دفتر کے احاطہ میں حملہ کیا۔ اور تفصیلات کے مطابق صاف ظاہر ہوتا تھا کہ ہجوم کو اس جنونی حالت پر کچھ متعصب ملاؤں نے اکسایا تھا۔ انتہائی سفاکی کے اس قسم کے پبلک مظاہرے ازمنہ وسطیٰ کی بعض عیسائی سوسائیٹوں کی یاد دلاتے ہیں جہاں Inquisition کے نام پر انتہائی تشدد کیا جاتا تھا۔ ان واقعات میں مفروضہ بے دینوں کو زمین میں گاڑے گئے کھمبوں سے باندھ کر زندہ جلا دیا جاتا تھا۔ یا مار مار کر ہلاک کر دیا جاتا تھا اور اس خوفناک منظر کو ہزاروں لوگ ظاہراً طور پر بڑی گرم جوشی اور شوق سے دیکھتے تھے۔

ماضی قریب میں اور بھی ایسے واقعات ہوئے ہیں جب کسی مذہبی اقلیت سے تعلق رکھنے والے لوگوں پر روز روشن میں پبلک جگہوں میں حملہ کیا گیا۔ ایک عیسائی نوجوان جس پر اہانت رسول کا الزام لگایا گیا تھا کو پچھلے سال اپریل میں لاہور میں قتل کر دیا گیا۔ جبکہ اس کو اپنے دو دوسرے ساتھیوں کے ساتھ جو کہ اس کے ساتھ ہی اس کیس میں شامل تھے۔ سیشن عدالت سے پیشی کے بعد واپس لے جایا جا رہا تھا۔ حفاظتی پولیس جوان کی حفاظت پر متعین تھی اس نے مظلوم کو بچانے کی کوئی کوشش نہ کی۔ اس سے بھی زیادہ افسوسناک واقعہ گوجرانوالہ کے ایک ڈاکٹر کا تھا۔ جو کہ ایک پکا مسلمان جانا جاتا تھا۔ اس کو اس کے گھر سے گھسیٹ کر نکالا گیا۔ اور سفاکی سے ڈنڈوں سے مار مار کر ختم کر دیا گیا۔ اس کی بنیاد

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد ارشد محمود

حضرت امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ

نام ونسب محمد نام، کنیت ابو عبداللہ ناصر السنۃ لقب 'شافعیؒ' ان کے جد اعلیٰ شافع کی طرف نسبت ہے۔ ساتویں پشت پر آپ کا سلسلہ نسب آنحضرت ﷺ سے جاملتا ہے۔

سلسلہ نسب یہ ہے۔ ابو عبداللہ محمد بن ادریس بن العباس بن عثمان بن شافع بن السائب بن عبید بن عبدیذیر بن ہاشم بن عبدالمطلب بن عبد مناف۔

ولادت آپ کی ولادت بمقام غزہ رجب ۱۵۰ھ کو ہوئی آپ خود فرماتے ہیں کہ "میں غزہ میں پیدا ہوا پھر میری والدہ مجھ کو عسقلان لے گئیں۔"

(توالی التاسیس)

جس دن آپ پیدا ہوئے اسی دن امام ابو حنیفہؒ کا انتقال ہوا۔

تحصیل علم دو سال کی عمر میں آپ کی والدہ آپ کو لے کر مکہ مکرمہ آگئیں۔ آپ نے وہیں پرورش پائی۔ نہایت تنگدستی کے عالم میں آپ کی پرورش ہوئی، سن تمیز سے ہی علوم وفنون کی طرف توجہ کرنی شروع کر دی۔ آپ کی عمر کا ابتدائی حصہ سفر تاریخ ادب وغیرہ کی تحصیل میں گزرا۔

امام شافعیؒ نے علوم دینیہ کی طرف اپنے رجحان کا واقعہ خود اس طرح بیان فرمایا ہے۔ فرماتے ہیں کہ مجھ کو ابتدائے عمر میں اس قدر شعر گوئی سے شوق تھا کہ میں چاہتا تھا کہ اس فن میں ایسے اعلیٰ درجہ پر پہنچ جاؤں جہاں پر مجھ کو کوئی نہ پا سکے۔ ایک روز خانہ کعبہ کی دیوار کے سایہ میں بیٹھا تھا اور میرے پاس کوئی دوسرا نہ تھا۔ بالکل تنہائی اور سناٹا تھا اپنے عقب سے آواز آئی' یا محمد علیک بالفقہ ودع الشعر

ترجمہ اے محمد تو فقہ کو لازم پکڑ اور شعر گوئی کو ترک کر دے۔

(مشاہیر اسلام مرتبہ ملک نواب علی خان اعوان برنانوی جلد ۲ ص ۱۸۲)

اسباب ظاہر میں ایک واقعہ یہ بھی پیش آیا کہ مسلم بن خالد زنجی سے آپ کی ملاقات ہوئی۔ انہوں نے فرمایا صاجزادے کس ملک کے باشندے ہو۔ میں نے کہا مکہ مکرمہ کا' فرمایا مکان کس محلہ میں ہے میں نے کہا خیف میں پھر پوچھا کس قبیلہ کے ہو میں نے کہا عبد مناف کی اولاد۔ فرمایا بہت خوب' بہت خوب۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں دونوں جہان کا شرف بخشا ہے۔ اچھا یہ تھا کہ اپنی اس فہم و ذکاوت کو علم فقہ میں خرچ کرتے یہ سن کر آپ نے ان کی شاگردی قبول کی۔ ان کے بعد پھر امام مالک کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس وقت آپ موطا حفظ کر چکے تھے اور آپ کی عمر کل تیرہ سال کی تھی۔ موطا میں شریک ہو گئے۔ جب قرات کا وقت آیا تو آپ نے برزبان قرات شروع کی۔ امام مالکؒ کو اس پر تعجب ہوا۔ اور آپ کی فراست کو بہت پسند فرمایا۔ جب یہ ختم کرنے کا ارادہ کرنے لگے تو فرمایا اور پڑھو اور پڑھو۔ امام مالک نے ان کے حق میں فرمایا تھا کہ تم تقویٰ کو اپنا شعار رکھنا۔ ایک وقت آئے گا کہ تم بڑے شخص ہو گے

ایک روایات میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہارے دل میں ایک نور ودیعت رکھا ہے۔ معصیت کر کے اسے ضائع نہ کرنا۔

حضرت امام شافعیؒ صرف آٹھ ماہ حضرت امام مالک کی خدمت میں رہے۔ اس کے بعد مدینہ منورہ سے واپس مکہ معظمہ آگئے اور وہاں کے شیوخ بالخصوص محدث شہیر سفیان بن عینیہ سے استفادہ کرتے رہے۔

اساتذہ امام شافعیؒ کو اپنے زمانہ میں یگانہ روزگار افاضل سے استفادہ کا شرف حاصل ہوا۔ حافظ ابن حجر عسقلانی نے تہذیب التہذیب میں جن اساتذہ کا ذکر فرمایا ہے وہ درج ذیل ہیں۔

مسلم بن خالد زنجی' مالک بن انس' ابراہیم بن سعد' سعید بن سالم القداح' درا وردی' عبدالوہاب ثقفی' ابن علیتہ' ابن عینیہ' ابی نمرہ' حاتم بن اسماعیل' ابراہیم بن محمد بن ابی یحییٰ' اسماعیل بن جعفر' محمد بن خالد الجندی' عمر بن محمد بن علی بن شافعہ' عطاف بن خالد المخزومی' ہشام ابن یوسف الصنعانی

(تہذیب التہذیب جلد نمبر ۹ ص ۲۵)

تلامذہ حضرت امام شافعیؒ کے حدیث اور فقہ میں بے شمار لوگ شاگرد ہیں حافظ ابن حجر نے جن چند حضرات کا ذکر کیا ہے وہ درج ذیل ہیں۔

سلیمان بن داؤد ہاشمی' ابوبکر عبداللہ بن الذبیر حمیدی' ابراہیم بن منذر جذامی' ابو ثور ابراہیم بن خالد' احمد بن حنبل' ابو یعقوب یوسف بن یحییٰ حذنی' ربیع بن سلیمان مرادلی۔ ربیع بن سلیمان جنیدی' عمرو بن سواد عامری' حسن بن محمد بن صباح' زعفرانی' ابوالولید' موسیٰ بن جارود مکی۔ یونس بن عبدالاعلیٰ اور ابو یحییٰ' محمد بن سعید بن غالب عطار۔

کلمات الثناء حضور اکرمؐ کی ایک حدیث ہے۔

اے اللہ قریش کو ہدایت دے' بلاریب قریش کا ایک عالم تمام روئے زمین کو علم سے بھر دے گا۔

حافظ ابو نعیم لکھتے ہیں کہ اس حدیث کے مصداق حضرت امام شافعیؒ ہیں۔ حضرت امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ تیس سال سے میری کوئی رات ایسی نہیں گزری جس میں امام شافعیؒ کے لئے میں دعا نہ کرتا ہوں۔

حضرت امام شافعیؒ کے حافظہ کے متعلق حضرت امام محمدؒ کی شہادت یہ ہے کہ انہوں نے کتاب اوسط ابو حنیفہؒ عاریتہ لی اور رات میں یاد کر ڈالی۔

حضرت امام محمدؒ نے امام شافعیؒ کو یہ سند عطا فرمائی۔

اگر کسی روز اصحاب حدیث کلام کریں گے تو امام شافعیؒ کی زبان میں۔

ابو عبید کہتے ہیں کہ میں نے امام شافعیؒ سے زیادہ کسی کو عقل والا نہیں پایا۔ ابو ثور کہتے ہیں کہ جو شخص یہ کہے کہ میں نے فصاحت بیان اور علم وفضل میں امام شافعیؒ سے بڑھ کر کسی شخص کو دیکھا ہے تو وہ اپنے قول میں جھوٹا ہے۔

حضرت امام محمدؒ فرماتے ہیں

کوئی ایسا محدث نہیں جس نے قلم دوات کو ہاتھ لگایا ہو مگر شافعیؒ کا اس کی گردن پر احسان نہ ہو۔ ہمیں مجمل ومفصل اور ناسخ ومنسوخ حدیث کا علم نہیں ہوا۔ یہاں تک کہ ہم امام شافعیؒ کی مجلس میں بیٹھے۔

شمائل وخصائل حضرت امام شافعیؒ کے شمائل وخصائل کو تفصیل سے احاطہ تحریر میں لایا جائے تو پوری ایک کتاب بن جاتی ہے۔ بہرکیف مضمون کے اختصار کے پیش نظر حضرت امام کے بے شمار خصائل میں سے چند کا تذکرہ درج ذیل ہے۔

(ا) فراست و ذہانت' قاضی یحییٰ بن اکثم فرماتے ہیں کہ میں نے امام شافعیؒ سے بڑھ کر کوئی عقلمند نہیں دیکھا۔ امام مدنی کا قول ہے کہ اگر نصف اہل دنیا کی عقل اور امام شافعیؒ کی عقل کو وزن کیا جائے تو امام شافعیؒ کی عقل ہی وزنی نکلے گی۔

محمد بن الفضل البرازی فرماتے ہیں کہ ان کے والد فضل اور امام احمد بن حنبل حج کو گئے وہاں ایک ہی جگہ قیام تھا۔ امام احمد بن حنبلؒ علی الصباح خاموشی سے حرم محترم چلے گئے۔ میں نے خیال کیا کہ شاید حضرت سفیان بن عینیہ کی مجلس میں گئے ہیں۔ ان کی مجلس میں جا کر تلاش کیا تو نہیں ملے البتہ ایک نوجوان قریشی کی مجلس میں بیٹھے تھے۔ میں نے ان سے کہا۔ اے ابو عبداللہ آپ نے سفیان بن عینیہ کی مجلس چھوڑ کر یہاں کیوں نشست اختیار کی۔ حالانکہ وہ حضرت امام زہری و دیگر اکابر و تابعین کے ممتاز شاگرد ہیں۔ امام احمد بن حنبلؒ نے مجھ سے فرمایا۔ چپ رہو اگر حدیث۔ سند حالی نہ ملے گی نہ سہی حدیث صحیح۔ سند نازل تو ملے گی (یعنی ایک واسطہ اور بڑھ جائے گا۔ لیکن اگر عقلمندی کی باتیں میں نے حاصل نہ کیں تو پھر قیامت تک ایسا انسان نہ مل سکے گا۔ کتاب اللہ کا سمجھنے والا اس جوان قریشی سے بڑھ کر میں نے آج تک کسی کو نہیں دیکھا۔ میں نے پوچھا ان کا نام کیا ہے امام احمد نے فرمایا یہی محمد بن ادریس شافعی ہیں۔

کمال علم اور جلالت شان کا اعتراف ایک بار امام احمد بن حنبل' امام اسحاق بن راہویہ امام یحییٰ بن معین مکہ مکرمہ میں حاضر ہوئے اور تینوں نے ارادہ کیا کہ امام عبدالرزاق محدث مکہ کے درس میں چلیں۔ جب یہ تینوں حرم محترم میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ مسند پر ایک نوجوان جلوہ افروز ہے۔ آس پاس لوگوں کا ہجوم ہے۔ وہ نوجوان دعویٰ کر رہا تھا کہ اے شام والو اور اہل عراق مجھ سے حضورؐ کی حدیث کے متعلق جو چاہو دریافت کر دو میں مطمئن کر سکتا ہوں۔ امام اسحاق نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ بے باک وجری نوجوان کون ہے لوگوں نے کہا یہ محمد بن ادریس شافعیؒ ہیں۔

امام اسحاق نے امام احمد بن حنبلؒ سے کہا کہ چلو ذرا ایک حدیث کا مطلب دریافت کریں۔

امام احمد نے فرمایا اس حدیث کے معنی تو صاف ہیں یعنی رات کے وقت پرندوں کو ان کے گھونسلوں میں رہنے دو۔ لیکن خیر میں تمہارے کہنے سے پوچھ لیتا ہوں امام احمدؒ نے امام شافعیؒ سے دریافت کیا کہ اس حدیث کا مقصد کیا ہے ہم نہیں سمجھے۔ امام شافعیؒ نے فوراً جواب دیا کہ جاہلیت میں یہ قاعدہ تھا کہ رات میں اگر کسی کو سفر پیش آجاتا تو وہ پتھر مار کر گھونسلوں سے پرندوں کو اڑایا کرتا تھا اگر وہ پرندہ داہنی طرف اڑتا تو لوگ یہ تصور کرتے یہ سفر ٹھیک ہو گا اور اگر بائیں طرف اڑتا تو وہ شگون بد سمجھا جاتا تھا۔ حضورؐ نے جب یہ نازیبا حرکت دیکھی تو ارشاد فرمایا کہ سنو پرندوں کو تو ان کے گھونسلوں میں آرام کرنے دو اور تم اللہ پر بھروسہ رکھو۔ امام اسحاق نے فوراً ہی امام احمد سے کہا اگر ہم عراق سے حجاز تک کا سفر اس حدیث کی توضیح کے لئے کرتے تو بھی ہمارا سفر مبارک و کامیاب تھا۔ تینوں آئمہ نے آپ کی جلالت شان و فہم حدیث کا اعتراف کیا۔

سخاوت امام شافعیؒ طبعاً فیاض تھے۔ اپنی ضرورت پر دوسروں کی ضروریات کو ترجیح دیا کرتے تھے۔ اگر کوئی شخص کبھی محبت اور عقیدت سے کوئی نذرانہ پیش کرتا تو اس کو رد نہیں کرتے تھے تاہم فیاضی طبع کی بنا پر اس کو پاس رکھتے بھی نہیں تھے۔

حمیدی روایت کرتے ہیں کہ امام شافعیؒ جب صنعا سے مکہ مکرمہ میں آئے تو آپ کے پاس دس ہزار دینار تھے۔ آپ نے ایک جگہ خیمہ نصب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کر کے قیام فرمایا۔ لوگوں کو پتہ چلا تو مختلف اطراف سے بے شمار لوگ ملاقات کے لئے حاضر ہوئے جن میں بہت سے لوگ ضرورت مند بھی تھے۔ حمیدی کہتے ہیں کہ جب آپ لوگوں کی ملاقات سے فارغ ہوئے تو آپ کے پاس ایک دینار بھی باقی نہ رہا تھا۔

مدنی کہتے ہیں کہ میں نے امام شافعیؒ سے بڑھ کر کوئی فیاض شخص نہیں دیکھا۔ ایک شب میں ان کے ساتھ مسجد سے ان کے گھر تک آیا۔ میں کسی شرعی مسئلہ میں ان کے ساتھ گفتگو کر رہا تھا۔ اتنے میں ایک غلام آیا اور کہنے لگا میرے آقا نے آپ کو سلام کہا ہے اور یہ تھیلی نذر کی ہے۔ آپ نے وہ تھیلی رکھ لی۔ تھوڑی دیر بعد ایک اور شخص آیا اس نے کہا میری بیوی کے ہاں بچہ پیدا ہوا ہے اور ہمارے پاس کچھ بھی نہیں ہے آپ نے وہ تھیلی اٹھا کر اسے دے دی۔

مکالمہ و مخاطبہ الہیہ کا شرف حضرت امام شافعیؒ کا شمار امت کے ان صالحین میں ہوتا ہے۔ جن کو خدا تعالیٰ نے مکالمہ و مخاطبہ کے عظیم شرف سے نوازا۔

مفتی حرم کا منصب جلیلہ امام سفیان عینیہ نے کئی سال تک آپ کو حدیث و فقہ و تفسیر کی تعلیم دی۔ ایک بار انہوں نے دریافت کیا۔ شافعیؒ یہ بتاؤ کہ امام زہریؒ کی روایت سے جو یہ حدیث مروری ہے کہ حضورؐ اپنی زوجہ محترمہ حضرت صفیہؓ کے ساتھ مسجد سے چلے۔ راستہ میں آپ کو دو آدمی ملے۔ آپؐ نے ان سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ میرے ساتھ میری بیوی صفیہ ہیں اور یہ بھی فرمایا کہ شیطان انسان کے رگ و پے میں خون کی طرح پھرتا ہے۔ اس کا مطلب کیا ہے۔ امام شافعیؒ نے جواب دیا کہ حضور کے پیش نظر یہ تھا کہ قبل اس کے کہ ان لوگوں کے دل میں یہ خطرات گزریں کہ ایک الوالعزم نبی کے ساتھ یہ عورت کیسے اور پھر وسوسہ شیطانی ان کے دل میں وسوسہ پیدا کرتا۔ آپؐ نے اس تصور سے قبل ہی اس کو واضح کر دیا تاکہ ان کا دماغ سوظنی میں مبتلا ہی نہ ہو۔ دوسرے امت کے لئے یہ طریقہ تعلیم کا تھا چنانچہ آپ کے اس ارشاد کا مقصد یہ ہے تم لوگ بھی ہمیشہ خود کو محفوظ رکھو۔ چونکہ شیطان انسان کے رگ و پے میں دوڑتا پھرتا ہے۔ حضرت سفیان بن عینیہ نے فرمایا جزاک اللہ کیا نفیس بات کہی ہے اور ایسے بیان کی کہ جی خوش ہو گیا۔ اب تم فتویٰ دیا کرو۔

حضرت امام شافعیؒ بحیثیت مجدد

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا۔

ترجمہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سر پر اس امت کے لئے ایک ایسے شخص کو مبعوث کرتا ہے جو اس کے دین کی تجدید کرتا ہے۔

حضرت امام احمد بن حنبلؒ کی نظر میں امام شافعیؒ دوسری صدی کے مجدد ہیں۔
(توالی التاسیس ص ۳۹ حسن المحاضرہ ص ۱۶۶)

جب احادیث رسول کریمؐ میں تاویلات فاسدہ کا دروازہ کھلا اور ارشادات نبویؐ میں جھوٹ کی آمیزش کی گئی اور جب علماء دہر نے امراء سلاطین کی خوشنودی کی خاطر حق کو چھپانے کا سلسلہ شروع کیا اس وقت خدائے عزوجل نے حضرت امام شافعیؒ کو ناصر السنۃ اور مجدد امت بنا کر دنیا میں بھیجا تاکہ ان کے ذریعے دین اسلام کی تجدید ہو اور ان کے فیضان سے دنیا مستفیض ہو۔

حضرت امام شافعیؒ کا عظیم کارنامہ

حضرت امام شافعیؒ کا سب سے عظیم کارنامہ اصول فقہ کی ایجاد ہے۔ فن کی شکل میں سب سے پہلے انہوں نے اس کی بنیاد رکھی۔

علامہ فخر الدین رازی نے لکھا ہے کہ باتفاق امت امام شافعیؒ اصول کے بانی ہیں اور انہوں نے ہی س علم کے ابواب کو مرتب کیا اور قوت و ضعف کے مراتب کی تشریح کی۔

علماء کا بیان ہے کہ علم اصول فقہ کی نسبت امام شافعیؒ کو تصنیف میں اولیت حاصل ہے۔ مستشرقین یورپ نے بھی امام شافعیؒ کو اس فن میں پہلا مصنف قرار دیا ہے۔

انسائیکلوپیڈیا آف اسلام میں لفظ فقہ کے تحت لکھا ہے محمد بن ادریس الشافعی کی خصوصیات میں سے یہ ہے کہ انہوں نے مسائل شرعیہ کو مستنبط کرنے کے ضوابط وضع کئے اور تمام اصولوں کی حد بندی کی اور اپنے رسالہ میں قیاس عقلی کے ایسے اصول ایجاد کئے جن کی طرف قانون سازی کے وقت رجوع کرنا نہایت ضروری ہے۔

ان بیانات سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ جاتی ہے کہ امام شافعیؒ کو اصول فقہ کے بانی اور واضع ہونے کا شرف حاصل ہے

ذوق اور ادب حضرت امام شافعیؒ عربی نظم و نثر کے بادشاہ تھے۔۔ بطور مثال چند اشعار کا اردو ترجمہ پیش کیا جاتا ہے۔

"حاسد میری پیٹھ پیچھے تو میری برائیاں کرتے ہیں مگر جب میرے سامنے آتے ہیں تو میری بڑی تعریف کرتے ہیں۔ جب تمہیں اپنی عزت کا خیال نہیں نہ خدا کا خوف ہے نہ مخلوق کی شرم ہے تو پھر جو چاہے کرو"

"اے دنیا اور دنیا کی زینت پر دھوکہ کھانے والو۔ یاد رکھنا کہ زمانہ مکان اور مکان بنانے والے دونوں کو برباد کر دے گا جس کو دنیا کی عزت و وجاہت پسند ہو اس کو معلوم ہونا چاہئے کہ یہ عزت جلد مٹ جانے والی ہے۔ یاد رکھو کہ دنیا کے خزانے تو سونے سے بھرے جاتے ہیں مگر تم اپنا خزانہ ایمان اور نیکی سے بھرو۔"

"جب تم سفر میں کسی کے ہمراہ جاؤ تو اپنے ساتھوں کے ساتھ حقیقی بھائیوں کی طرح برتاؤ کرو۔ عقلمند اور عالم اور اپنے عیوب پر نظر رکھتا ہے اور اپنے ساتھی کے عیب سے چشم پوشی کرتا ہے"

"میں نے طمع کو چھوڑ کر خود کو آرام پہنچایا۔ نفس میں جس قدر لالچ بڑھتا جاتا ہے وہ ذلیل ہوتا جاتا ہے۔ قناعت جو مردہ تھی اس کو میں نے جگایا۔ قناعت کی زندگی ہی میری عزت کی حفاظت ہے۔ جیسا انسان کے دل میں لالچ کا جذبہ مستقل گھر بنا لیتا ہے تو پھر وہ انسان روز بروز ذلیل ہی ہوتا جاتا ہے۔

دور ابتلا اور استقامت مکہ میں خلیفہ کا ایک والی آیا۔ اس سے بعض عمائدین قریش نے سفارش کی کہ یہ شخص بڑا قابل علم، مدبر مفکر اور سیاست کے اصول کا ماہر ہے اس لئے کوئی سرکاری خدمت اس کے سپرد کی جائے چنانچہ حضرت امام شافعیؒ نجران کے گورنر بنا دیئے گئے۔

حضرت امام صاحب کے نوٹس میں یہ بات آئی کہ والئ یمن بہت سفاک اور اور ظالم آدمی ہے۔ اور اس کے زیر اثر ظلم اور رشوت عام ہے۔

حضرت امام صاحب نے والی یمن کو ظلم و زیادتی سے روکا۔ والئ یمن نے ہارون الرشید کو خط لکھ دیا جس میں سب سے بڑا الزام یہ لگایا کہ سادات کا خاندان پھر خلافت کا خواب دیکھ رہا ہے اور شافعیؒ چونکہ ہاشمی ہے اس لئے سادات کو ان کی حمایت حاصل ہے۔ ہارون الرشید خط پڑھ کر آپے سے باہر ہو گیا اور فوراً حکم جاری کیا جس کی تعمیل میں سادات مع حضرت امام شافعیؒ کے گرفتار کر کے دار الخلافہ لائے گئے۔ حضرت امام شافعیؒ کی بھی ایک دن باری تھی لیکن امام صاحب کو شہید نہ کیا گیا۔

حضرت امام صاحب پر سخت ابتلاء کا دور تھا لیکن حضرت امام صاحب نے اس دور ابتلا میں کمال درجے کی استقامت اختیار کی۔ ان کے پائے استقلال میں ذرا بھی لغزش نہ آئی۔

حضرت امام شافعیؒ کو رویا میں خدا تعالیٰ نے استقامت کی بابت تلقین فرمائی۔

فرماتے ہیں حضرت امام شافعیؒ نے خواب میں خدا تعالیٰ کو دیکھا آپ اسکے سامنے کھڑے تھے سو خدا نے آپ کو پکارا اے محمد بن ادریس الشافعی محمد کے دین پر ثابت قدم رہنا اور اس سے بالکل نہ ہٹنا ورنہ خود بھی گمراہ ہو جائے گا اور لوگوں کو بھی گمراہ کرے گا۔ کیا تو لوگوں کا امام نہیں۔ تجھے اس بادشاہ سے ہرگز نہیں ڈرنا چاہئے۔ یہ آیت پڑھو...... کہ ہم نے ان کی گردنوں میں طوق ڈال دیئے ہیں جو ان کی ٹھوڑیوں تک پہنچے ہوئے ہیں اس لئے وہ اپنی گردنیں اٹھائے رکھتے ہیں۔

حضرت امام شافعیؒ نے اس دور ابتلاء میں کمال استقامت دکھائی اور ان کی رہائی کی صورت اس طرح بنی کہ ان کے ایک علمی مباحثہ کی تفصیل خلیفہ ہارون الرشید کے سامنے بیان ہوئی۔ وہ دلائل سن کر کہنے لگا کہ واقعی محمد بن ادریس محمد بن حسن سے زیادہ عالم ہیں۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ حضرت امام محمدؒ کی سفارش پر معاملہ رفع دفع ہو گیا تھا۔ بہر کیف حضرت امام شافعیؒ کو باعزت طور پر رہا کر دیا گیا۔

وصال حضرت امام شافعیؒ ۵۴ سال تک ملت اسلامیہ کی خدمت کرتے رہے۔ آخر کار ۳۰ رجب بروز جمعہ ۲۰۴ھ کو خالق حقیقی سے جا ملے۔

مدنی بیان کرتے ہیں کہ امام شافعیؒ جب مرض الموت میں مبتلا تھے میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے پوچھا حضور کیا حال ہے۔ فرمایا دنیا سے کوچ اور احباب سے جدائی کا وقت ہے۔ عنقریب اللہ کے دربار میں حاضری ہوگی۔ کون جانے کہ میری روح جنت کی طرف روانہ ہوگی جس پر اسے مبارک باد دوں یا نار کی طرف جس پر میں اس سے تعزیت کروں پھر آپ پر گریہ طاری ہو گیا اور آپ وجد کی حالت میں بار بار یہ شعر پڑھتے رہے۔

میرے گناہ بہت بڑے بڑے ہیں لیکن میں تیری رحمت کی طرف نظر کرتا ہوں تو وہ میرے گناہوں کی نسبت کہیں زیادہ معلوم ہوتی ہے

وفات کے بعد مبشرات ابن خلکان ربیع بن سلیمان مرادی سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے وفات کے بعد امام شافعیؒ کو خواب میں دیکھا۔ ان سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا امام شافعیؒ نے فرمایا۔ مجھے ایک سنہری کرسی پر بٹھا کر میرے اوپر تازہ بتازہ موتی بکھیرے۔

امام بیہقیؒ نے عثمانؒ سے روایت کی ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ قیامت ہو گئی اور حشر برپا ہے۔ عرش کے نیچے سے ایک پکارنے والے نے آواز دی کہ ابو عبداللہ، اور ابو عبداللہ اور عبداللہ اور ابو عبداللہ کو جنت میں داخل کرو۔ میں نے ایک فرشتے سے جو میرے پہلو میں کھڑا تھا۔ پوچھا یہ کون لوگ ہیں۔ اس نے کہا امام مالکؒ، امام سفیانؒ سوری امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ۔

(پندرہ روزہ المصلح کراچی یکم جون ۱۹۹۳ء)

جس کا متولی خدا ہو جاتا ہے وہ راحت پاتا ہے

جس کا متولی خدا ہو جاتا ہے اس کو کئی فائدے ہوتے ہیں ایک تو وہ طمانیت کی زندگی میں داخل ہو جاتا ہے اور وہ راحت پاتا ہے جو کسی دنیادار کو نصیب ہونا ناممکن ہے اور ایسی لذت پاتا ہے جو کہیں دوسری جگہ نصیب نہیں ہو سکتی اور اس کا متولی ایسا زبردست ثابت ہوتا ہے کہ ہر ایک مشکل سے بہت جلدی نکالتا اور خبر گیری کرتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا محمد صدیق شاہد گورداسپوری

امریکہ کے ایک سیاہ فام لیڈر- میلکم ایکس

الفضل ۲۳- اپریل ۱۹۹۵ء میں مکرم مولانا نسیم سیفی صاحب کی طرف سے "میرا کالم" کے تحت امریکہ میں ایک سیاہ فام لیڈر میلکم ایکس کے بارہ میں بعض معلومات شائع ہوئی ہیں خاکسار کو عرصہ چار سال ۱۹۷۳ء تا ۱۹۷۷ء تک امریکہ میں خدا تعالیٰ نے دعوت الی اللہ کی توفیق عطا فرمائی اس عرصہ میں وہاں کی بلیک مسلم تحریک جس کو بعد میں نیشن آف اسلام کے نام سے بھی موسوم کیا جانے لگا کے بارہ میں بعض کتب کے مطالعہ کا موقع ملا جن میں میلکم ایکس کی زندگی کے بارہ میں بھی روشنی ڈالی گئی تھی چنانچہ اس سلسلہ میں بعض امور قارئین کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔

بلیک مسلم تحریک کی ترقی اور اس کی مقبولیت میں میلکم ایکس کا بھی بہت زیادہ دخل ہے یہ شخص پہلے عیسائی تھا لمبا قد طاقتور جسم اور ہلکی کھال کا انسان تھا اس کی جوانی زیادہ تر گلیوں میں گزری پولیس کی نگاہ میں یہ اچھے ریکارڈ کا مالک نہ تھا۔ نیویارک کے حلقہ ہارلم میں رہتا تھا جو بلیک نسل کا گڑھ تھا اور جرائم کا اڈہ تصور کیا جاتا تھا بگ ریڈ Big Red کے نام سے پکارا جاتا تھا۔

آخر یہ بعض جرائم میں قید ہوا اور قید خانے میں ہی اس کو علیجاہ محمد کی تعلیمات سے آگاہی حاصل ہوئی اور اس نے جرائم سے توبہ کرلی اور قید خانے میں ہی نیک انسان بن گیا اور علیجاہ محمد کی تحریک میں شامل ہو گیا۔

میلکم ایکس خود کہتا ہے کہ اس پر علیجاہ محمد کی تعلیمات نے بہت اثر کیا جو کچھ بھی اس نے سیکھا وہ علیجاہ محمد کے اسلامک اثر سے تھا نیز اس نے اقرار کیا کہ

"میں جو کچھ بھی آپ مجھے کہیں ایک پرانا مجرم ہوں میں ایسا کہلانے میں شرم محسوس نہیں کرتا کیونکہ سب کچھ اس وقت ہوا جبکہ میں سفید نسل کی عیسائی دنیا کا ایک ممبر تھا ایک مسلمان کی حیثیت سے میں ان باتوں کا ارتکاب ہرگز نہ کرپاتا جن کے نتیجہ میں مجھے جیل جانا پڑتا۔

(بلیک مسلمز ان امریکہ ص ۲۰۸)

میلکم ایکس ۱۹ مئی ۱۹۲۵ء کو نبراسکا ریاست کے شہر اوماہا میں پیدا ہوا اور اس کا نام میلکم لٹل (Little) تھا وہ ایک عیسائی بپٹسٹ فرقہ کے پادری کے گیارہ لڑکوں میں سے ایک تھا ابھی یہ چھوٹا ہی تھا کہ اس کے والدین مشی گن ریاست کے شہر لانسنگ میں چلے آئے یہاں اس کا باپ جس کا نام ریورنڈ ارل لٹل تھا سفید نسل کے خلاف نفرت اور حقارت کے جذبات پھیلانے میں پیش پیش تھا اور اس وجہ سے اسے Race Man کہا جاتا تھا میلکم ایکس ابھی چھ سال کا تھا کہ اس کے خاندان کے مکان کو ایک عیسائی تنظیم کو کلکس کلان (Ku-kluxklan) نے جلا دیا فائرمین آگ بجھانے آئے مگر آکر بیٹھے رہے اور ایک قطرہ پانی کا بھی مکان کی آگ بجھانے کے لئے استعمال نہ کیا گیا۔ میلکم ایکس کہتا ہے کہ وہ نظارہ یاد کر کے اب تک اس کا دل جلتا ہے۔

(سوانح عمری میلکم ایکس ص ۳)

اس کے باپ نے ایک سٹور بنانے کی کوشش کی مگر وہ کار کے نیچے آکر مارا گیا جسے میلکم ایکس نے عمداً قتل قرار دیا ان حالات نے جو سفید نسل کی طرف سے اس کے خاندان کو تباہ کرنے کے لئے پیدا کئے گئے اس کے اندر سفید نسل کے خلاف سخت نفرت اور حقارت پیدا کردی۔

باپ کی موت کے بعد اس خاندان کو بہت سی مشکلات کا سامنا ہوا ان کی ماں معمولی کاروبار کے ذریعہ بچوں کو زندہ رکھنے کی کوشش کرتی رہی آخر سارا خاندان بکھر گیا اور میلکم ایکس کو ایک لڑکوں کے ادارہ میں بھیج دیا گیا وہاں بھی اسے سب دھتکارتے اور اس سے نفرت کرتے مگر ایک عورت جو ہاؤس مدر تھی وہ اس سے ہمدردی کرتی اور اسے ہر وقت اپنے ساتھ رکھتی اس کے بعد جلد ہی اسے ایک سکول میں داخلہ مل گیا مگر وہاں بھی وہ اکیلا سیاہ فام طالب علم تھا باوجود اس کے وہ کلاس میں اول آیا مگر اکثر طلباء واساتذہ کی نفرت کا نشانہ بنا رہا۔

آٹھویں گریڈ میں اس سے پوچھا گیا کہ تم کیا بننا چاہتے ہو تو اس نے جواب دیا کہ وہ قانون کی تعلیم حاصل کرنا چاہتا ہے لیکن اسے بتایا گیا کہ قانون ایک نیگرو کے لئے مناسب نہیں لہٰذا اسے کوئی اور پیشہ اختیار کرنا چاہئے۔

یہ چیز میلکم ایکس کی زندگی میں ایک نمایاں تغیر پیدا کرنے کا موجب بنی لہٰذا اس نے سکول چھوڑ دیا اور مشرق و مغرب میں گھومنے لگا اور جرائم پیشہ لوگوں میں شامل ہو گیا سولہ سال کی عمر میں ہارلم میں اس نے باقاعدہ جرائم کی ٹریننگ کلاس میں شمولیت اختیار کرلی ۱۸ سال کی عمر میں وہ ایک عادی مجرم بن گیا اور اس معاملہ میں پوری مہارت حاصل کرلی لہٰذا اسے بگ ریڈ کہنے لگے اور جرائم پیشہ لوگوں کا سردار بن گیا اور فاحشہ عورتوں کا دلال چنانچہ ہارلم میں اس نے ایک اڈہ بنا لیا اور پولیس اور بعض مذہبی لیڈروں کو بھی اس نے ہاتھ میں لے لیا اور خوب پیسہ کمایا قریبا دو ہزار ڈالر اس کی ماہوار آمد تھی اس دوران کئی بار پکڑا گیا اور قید ہوا آخر ۱۹۴۲ء میں جبکہ وہ میساچوسٹ ریاست کے شہر کونکورڈ میں قید تھا وہاں علیجاہ محمد کے ایک ممبر سے جو ڈیٹرائٹ ٹیمپل سے تعلق رکھتا تھا اور اس کے ذریعہ مسلمان ہو گیا وہاں سے رہائی کے بعد اس نے اپنی سب طاقت علیجاہ محمد کی تحریک کی اشاعت میں صرف کردی۔

علیجاہ محمد کی طرف سے نیویارک میں ہارلم کے ٹیمپل نمبر ۷ کا منسٹر مقرر کیا گیا۔ اس شخص کی بلیک مسلم تحریک میں بہت مقبولیت ہو گئی اور اتنا اثر ہو گیا کہ علیجاہ محمد اس کو برداشت نہ کرسکا اور دونوں میں بالآخر اختلاف پیدا ہو گیا۔

۱۹۵۹ء میں اس نے علیجاہ محمد کے نمائندہ کے طور پر بہت سے مسلم ممالک کا دورہ کیا اس دوران اس کے خیالات میں نمایاں تبدیلی پیدا ہو گئی اور سفید نسل کے خلاف نفرت اور حقارت کے جذبات میں کمی واقع ہو گئی۔

اس دورہ سے واپسی پر علیجاہ محمد اور میلکم ایکس کے نظریات اور خیالات میں خاصہ اختلاف پیدا ہو گیا اور یہ خلیج بڑھتی چلی گئی اس دوران نومبر ۱۹۶۳ء میں جان ایف کینیڈی پریذیڈنٹ آف امریکہ کو قتل کر دیا گیا اس وقت میلکم ایکس نے نیویارک میں ایک میٹنگ میں تقریر کی اور کہا کہ کینیڈی کے قتل کا معاملہ ایسا ہی ہے جیسا کہ کہا جائے

Chickens come Home to roast

لفظی ترجمہ- چوزے گھر بھونے جانے کے لئے خود آگئے دوسرے الفاظ میں یوں کہہ لیں کہ "لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا"

پھر اس نے کہا کہ چوزوں کا گھر بھونے جانے کے لئے آنا یا صیاد کا خود ہی اپنے دام میں پھنس جانا مجھے کبھی بھی غمگین نہیں کرتا بلکہ ایسے امر سے ہمیشہ میں خوشی اور مسرت محسوس کرتا ہوں۔

اس بیان سے چونکہ بلیک مسلم کے خلاف ملک میں برا اثر پڑ سکتا تھا لہٰذا علیجاہ محمد نے اسے فوری طور پر ۹۰ دن کے لئے معطل کر دیا منسٹری کی سب ڈیوٹیاں اس سے لے لی گئیں اور اسے پبلک بیانات اور لیکچرز دینے سے منع کر دیا گیا گو پہلے بھی بعض اختلافات تھے لیکن اس بیان کو اصل وجہ قرار دے دیا گیا اس کے بعد مارچ ۱۹۶۷ء میں میلکم ایکس نے عمداً بلیک مسلم تحریک سے علیحدگی اختیار کرلی اور ایک الگ تنظیم قائم کرلی جس کا نام اس نے مسلم ماسک انک رکھا اس کے بعد ۱۹۶۷ء میں ہی اس نے مشرقی اور مغربی افریقہ کے متعدد ممالک نیز مشرق وسطیٰ کے اسلامی ممالک کا دورہ کیا اور حج بھی کیا اور قریباً ۱۸ ماہ تک یہ دورہ رہا جب واپس آیا تو اسے ۲۱ فروری ۱۹۶۵ء کو نیویارک میں ایک لیکچر کرتے ہوئے قتل کر دیا گیا۔

اس کے قتل کے بعد اس کے فرقہ سے لوگ جو پہلے زیادہ توجہ نہیں دیتے تھے اچانک باہر آگئے اور انہوں نے میلکم ایکس کی تصاویر کو اپنی قمیضوں اور پینٹوں وغیرہ پر لگانا شروع کر دیا مگر اس فرقہ کو کوئی خاص ترقی نصیب نہ ہوئی۔

بہرحال اس شخص نے علیجاہ محمد کی تحریک کو پھیلانے اس کی اشاعت کرنے اور لوگوں میں مقبول بنانے میں بہت محنت کی مگر جب تک اس کے خیالات سفید نسل کے بارہ میں اسلام کی صحیح تعلیم سے آگاہی کے بعد بدل گئے تو اسے بلیک مسلم تحریک کی طرف سے برداشت نہ کیا گیا اور اسے جان سے ہاتھ دھونا پڑا۔

بقیہ صفحہ ۳

صرف ایک افواہ تھی جو کہ بعد میں ثابت ہوا کہ وہ عداوت اور کینہ کی وجہ سے جھوٹ پر گھڑی گئی تھی۔ اور وہ افواہ یہ تھی کہ اس نے قرآن کریم کی بے حرمتی کی تھی۔

اس قسم کے تمام واقعات میں اور شائد اس قسم کے اور بھی کئی دوسرے واقعات ہوں گے جن کو اخباروں میں بوجوہ شائع نہیں کیا جاسکا ہجوم کے جذبات کو جنونی حد تک بھڑکایا۔ اور انہوں نے اخلاقی طور پر یا قانونی طور پر اس میں کوئی قباحت محسوس نہیں کی کہ وہ لوگوں کو قتل و غارت پر اکسائیں۔

خاص طور پر پریشان کرنے والی بات یہ ہے کہ ایسے Inquisitional قسم کے قتلوں کی اکثریت میں ایسے قاتلوں یا انگیخت کرنے والوں کے خلاف کوئی قانونی کارروائی نہیں کی گئی۔ ان عیسائیوں کے معاملے میں جن پر لاہور میں حملہ کیا گیا ان میں سے ایک مظلوم نے یہ دعویٰ بھی کیا کہ گوجرانوالہ کے ایک گاؤں کی مسجد کا پیش امام حملہ آوروں میں شامل تھا۔ اس واقعہ کے بعد پریس میں کوئی ایسی خبر نہیں آئی۔ جس سے یہ پتہ چل سکے کہ جس پیش امام کے متعلق دعویٰ کیا گیا تھا کہ وہ حملہ آوروں میں شامل تھا یا ان قتل کے سلسلے میں کسی اور ذمہ دار شخص کو پکڑا گیا ہو۔ یا کسی شخص کو قانون کی زد میں لایا جا رہا ہو۔

حکومت کا اس قسم کی وارداتوں میں تساہل سمجھ میں نہ آنے والی بات ہے۔ حکومت کو چاہئے کہ وہ بغیر کسی قسم کے تساہل یا تذبذب کے شب قدر کے واقعہ کے متعلق ایک جوڈیشل انکوائری منعقد کرائے۔ اور جن لوگوں نے یہ شرمناک جرم کیا ہے ان کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے۔ کوئی بھی مہذب معاشرہ اس قسم کے بے لگام جرموں کو نہ تو برداشت کرسکتا ہے اور نہ ہی ان پر چشم پوشی کرسکتا ہے۔ یہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ نہ صرف مجرموں کے خلاف کارروائی کرے بلکہ اس بات کا بھی پکا انتظام کرے کہ اس قسم کے بے لگام جرائم دوبارہ نہ کئے جائیں۔

یہ چند روزہ دنیا تو ہر حال میں گذر جاوے گی، خواہ تنگی میں گذرے خواہ فراخی میں، مگر آخرت کا معاملہ بڑا سخت ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

[library stamp, partly legible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد محمود طاہر۔ ایم اے (ابلاغیات)

کھیل اور کھلاڑی

کھیل ایک صحت مند تفریح ہے اس سے جہاں آپ اپنی صحت کی ضمانت دے سکتے ہیں وہاں ایک صحت مند معاشرے کے قیام میں بھی ایک تعمیری کردار ادا کرتے ہیں۔ اپنے علاقے میں کھیلوں کو فروغ دیں اور صحت مند معاشرے کی بنیاد رکھیں۔ ہمارے موجودہ امام الرابع باقاعدگی کے ساتھ سیر کرتے ہیں جو ہمارے لئے نمونہ ہیں۔ کھیلوں کی دنیا میں ہونے والے واقعات کی خبریں قارئین الفضل کے لئے پیش ہیں۔

قومی کھیلیں 95 چھبیویں قومی کھیلیں اپریل کے آخری عشرہ میں بلوچستان کے دارالحکومت کوئٹہ میں منعقد ہوئیں۔ صدر فاروق لغاری نے ان کا افتتاح کیا۔ ان کھیلوں میں چاروں صوبوں کی ٹیموں کے علاوہ مختلف قومی اداروں جیسے واپڈا' پاکستان آرمی' پاکستان ریلوے' پاکستان پولیس پی اے ایف' پاکستان نیوی' اور UGC نے شرکت کی۔

پاکستان آرمی 65 گولڈ میڈل' 56 چاندی کے تمغے اور 46 کانسی کے تمغوں کے ساتھ اول رہی۔ واپڈا نے دوسری' پاکستان نیوی نے تیسری جبکہ سندھ نے چوتھی اور پنجاب نے پانچویں پوزیشن مجموعی لحاظ سے حاصل کی۔

سکواش پشاور میں کھیلے جانے والے ایشین سکواش فیڈریشن کپ کے فائنل میں عالمی نمبر ایک جان شیر خان نے ہم وطن میر زمان گل (جو کہ اس کپ کے سابقہ چیمپئن تھے) کو ہرا کر یہ کپ جیت لیا۔

باکسنگ باکسنگ کی تاریخ کے معمر ترین چیمپئن 46 سالہ جارج فورمین (Foreman) نے جرمنی کے ایکسل شلز (Schulz) کو ہرا کر عالمی ہیوی ویٹ چیمپئن بننے کا اعزاز حاصل کر کے شائقین کو حیرت میں ڈال دیا۔ فورمین کا حریف اس سے ۲۰ سال چھوٹا تھا۔ یہ مقابلہ لاس اینجلس میں ہوا۔

کرکٹ ٹسٹ سیریز نہ ہارنے کا پندرہ سال سے قائم ویسٹ انڈیز کے دور کا خاتمہ اس وقت ہو گیا جب آسٹریلیا نے چوتھے اور آخری ٹسٹ میں ویسٹ انڈیز کو ایک اننگ کی شکست دے کر سیریز 2:1 سے جیت لی۔ ویسٹ انڈیز کو اپنے وطن میں ۲۲ سال کے بعد ٹسٹ سیریز میں شکست کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ اس سیریز میں چار ٹسٹ کھیلے گئے۔ پہلا اور چوتھا آسٹریلیا نے جیتا۔ دوسرا برابر ہوا جبکہ تیسرا ٹسٹ ویسٹ انڈیز نے جیتا۔ چوتھے ٹسٹ میں آسٹریلیا کی طرف سے واہ برادران نے شاندار بلے بازی کا مظاہرہ کیا۔ سٹیو واہ نے ڈبل سنچری جبکہ مارک واہ نے ایک سو پچاس رنز کی اننگ کھیلی۔

ویسٹ انڈیز اب انگلستان کے دورہ کے لئے روانہ ہو رہی ہے۔ ٹیم کی قیادت رچی رچرڈسن ہی کر رہے ہیں۔ مایہ ناز بلے باز ڈیسمنڈ ہینز جن کو آسٹریلیا کے خلاف شامل نہیں کیا گیا تھا اب بھی وہ ٹیم میں اپنی جگہ نہیں بنا سکے یوں یہ کہا جا سکتا ہے کہ ۳۹ سالہ ڈیسمنڈ ہینز کے کیریئر کا خاتمہ ہو گیا ہے۔

بقیہ صفحہ ۱

خوف ہی کوئی نہیں اور ثالث مل کر بنایا ہے تو پھر بیچاری قضاء کو کیوں مصیبت میں ڈالتے ہیں۔ عدالتوں میں کیوں ایک دوسرے کا روپیہ اور وقت برباد کرتے ہیں۔ ثالث بنائیں۔ دونوں فریق رضامند ہو جائیں کسی متقی آدمی پر یا اپنا اپنا ثالث چن لیں اور وہ کوئی تیسرا چن لے۔ اگر کوئی فریق اس طریق کو اختیار نہیں کرتا تو اکثر صورتوں میں اس کے اندر کوئی کمزوری ہوتی ہے وہ ڈرتا ہے کہ اگر میں نے ثالثی کو مان لیا ہے تو واپسی کی راہ ختم ہو جائے گی اور پھر مجھے لازماً سر تسلیم خم کرنا پڑے گا اور میں جو لوٹ مار کرنا چاہتا ہوں اس سے محروم ہو جاؤں گا۔ لیکن اگر دلوں میں انصاف اور تقویٰ ہے تو سب سے اچھا طریق یہی ہے (۔)

غرض جھگڑے خواہ جائیدادوں کے ہوں یا خاندانوں کے ہوں بہترین طریق یہ ہے کہ ایک فریق اپنی طرف سے ایک حکم کو چن لے اور دوسرا فریق اپنی طرف سے ایک حکم کو چن لے۔ دونوں سر جوڑ کر کوشش کریں اگر وہ سمجھوتہ نہیں کر پاتے تو پھر ایک تیسرے کو چن لیں۔ اگر یہ نہیں تو پھر قضاء میں آئیں۔ بے شک اپنی مصیبت کو بھی لمبا کریں مجبوری ہے ہم ان کو اس سے باز نہیں رکھ سکتے۔ قضاء میں آئیں لیکن قضاء کا کام ہے کہ جلد از جلد ان فیصلوں کو نپٹانے کی کوشش کرے۔ جو حقوق ہیں ان سے ان کو کوئی روک نہیں سکتا۔ عدل کے تقاضوں کو پورا کرنے کے (دین حق) میں جو حقوق قائم ہیں' وہ بہرحال دیئے جائیں گے۔ لیکن یہ میں بتا دیتا ہوں کہ اگر فیصلوں کے بعد کسی فریق نے خواہ وہ کسی خاندان سے تعلق رکھتا ہو خواہ دنیا کے لحاظ سے کسی مقام کا انسان ہو۔ اپنے آپ کو جو مرضی سمجھتا ہو۔ اگر اس نے بعد میں نظام سلسلہ سے تعاون نہیں کیا تو اس کو جماعت سے خارج کیا جائے گا ایسے وجود کو ہرگز جماعت میں برداشت نہیں کیا جائے گا۔

(از خطبہ جمعہ فرمودہ ۸۲-۱۱-۱۲)

اطلاعات و اعلانات

نمایاں کامیابی

○ مکرم میجر (ریٹائرڈ) عبدالقادر صاحب ناظر دیوان لکھتے ہیں۔

خاکسار کی پوتی عزیزہ جوہریہ باسط بنت عزیزم کرنل عبدالباسط خاں نے امسال جماعت ہشتم کا امتحان اپنے سکول (اکیڈمی نوشہرہ چھاؤنی) میں ۸۹٫۷ فی صد نمبر حاصل کر کے دوئم پوزیشن میں پاس کیا ہے۔ اس سے قبل بھی وہ ہر جگہ اپنے سکول اور کلاس میں اول یا دوئم ہی آتی رہی ہیں۔

اس سال اپنے سکول کی انگلش ڈیبیٹ میں بھی دوسرے نمبر پر رہی ہیں اور انعام حاصل کیا۔ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو مزید کامیابیوں سے نوازے۔

○ عزیز مرزا دانیال احمد ابن مکرم مرزا نسیم بیگ صاحب جو کہ مرزا محمد سعید بیگ صاحب آف پتوکی کے پوتے ہیں لاہور کے ایک مقامی سکول کی جماعت پنجم میں ۷۰۰ میں سے ۶۲۷ نمبر لے کر سکول میں اول پوزیشن حاصل کی ہے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ بچے نے بفضل تعالیٰ کلاس اول سے لے کر پنجم تک اپنی پوزیشن برقرار رکھی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی مبارک کرے۔

(نظارت تعلیم)

اعلان داخلہ

○ یونیورسٹی انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور نے ایم ایس سی الیکٹریکل انجینئرنگ اور ایم ایس سی الیکٹرونکس ٹیکنالوجی کل وقتی / جز وقتی داخلہ کے لئے مجوزہ فارموں پر درخواستیں طلب کی ہیں۔

اہلیت۔

ایم ایس سی الیکٹریکل انجینئرنگ۔ یو۔ ای۔ ٹی۔ لاہور کے سنڈیکیٹ کی تسلیم شدہ یونیورسٹی سے بی ایس سی الیکٹریکل انجینئرنگ یا مساوی ڈگری۔

ایم ایس سی الیکٹرونکس ٹیکنالوجی۔ یو۔ ای۔ ٹی لاہور کے سنڈیکیٹ کی تسلیم شدہ یونیورسٹی سے ایم ایس سی فزکس ہمراہ الیکٹرونکس بطور خاص مضمون۔

داخلہ فارم مع پراسپکٹس یونیورسٹی سے مبلغ ۱۰۰/- روپے کے عوض دستیاب ہیں۔ یا یونیورسٹی کے خزانچی کو اس کے حق میں کراسڈ مبلغ ۱۲۵/- روپے کا ایک بینک ڈرافٹ اور ایک سیلف ایڈریسڈ لفافہ ("۹" x "۱۲") بذریعہ ڈاک بھجوا کر حاصل کیا جا سکتا ہے۔

ہر لحاظ سے مکمل درخواستیں ہمراہ دو سو روپے درکار داخلہ فیس مورخہ ۹۵-۵-۲۹ کو ایک بجے بعد دوپہر سے قبل چیئرمین ڈیپارٹمنٹ آف الیکٹریکل انجینئرنگ کے دفتر میں پہنچ جانی چاہئیں۔ اس وقت کے بعد درخواستیں چاہے وہ پہلے ہی سپرد ڈاک کی گئی ہوں منظور نہیں کی جائیں گی۔ درخواست فارم کے ساتھ شناختی کارڈ کی مصدقہ نقل لازماً جمع کروائیں۔

مزید تفصیلات کے لئے روزنامہ "جنگ" مورخہ ۹۵-۵-۴ ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت تعلیم)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز

مسل نمبر ۳۰۰۳۳ میں مرزا عمران احسن کریم ولد مرزا محمد کریم قوم مغل پیشہ طالب علمی عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۵-۲-۲۷ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۔/۱۰۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مرزا عمران احسن کریم مکان نمبر 891 سٹریٹ نمبر 28 G-9/1 اسلام آباد گواہ شد نمبر ا محمد اکرم بھٹی سیکرٹری مال حلقہ اسلام آباد گواہ شد نمبر ۲ محمد عاصم وصیت نمبر ۱۲۲۲۳ اسلام آباد۔

ضرورت خادم بیت

○ محلہ دارالصدر غربی ربوہ کی بیت کے لئے ایک خادم کی ضرورت ہے۔ خواہش مند احباب متعلقہ صدر کی سفارش کے ساتھ خاکسار کو مل کر بالمشافہ فیصلہ کر لیں۔ (صدر محلہ دارالصدر غربی)

ربوہ میں بجلی بند رہے گی

○ مورخہ ۱۵- ۱۶- ۱۷- ۱۸- مئی ۹۵ء کو صبح ۶ بجے سے ۱۰ بجے دوپہر تک ربوہ میں بجلی بند رہے گی۔

(واپڈا)

خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 13۔ مئی۔1995ء
گرمی کی شدت کا سلسلہ جاری ہے
درجہ حرارت کم از کم 25 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 45 درجے سنٹی گریڈ

○ بھارتی فوج نے جمعرات کو مقبوضہ کشمیر کے مقدس مقام درگاہ چرار شریف پر اچانک حملہ کر کے اسے شہید کر دیا۔ جبکہ اس دوران قابض فوج کے ساتھ جھڑپوں میں ۳۵ مجاہدین بھی شہید ہو گئے بھارتی فوج نے درگاہ اور مسجد کو جلا کر راکھ کر دیا۔ بدھ کو آدھی رات کے وقت کوئی ساڑھے چھ سو سال قدیم حضرت نورالدین کی درگاہ پر بھارتی فوجیوں نے دھاوا بول دیا جس سے لکڑی کی بنی ہوئی عمارت سے آگ کی شعلے بلند ہونے لگے اور پورا کمپلکس جل کر راکھ ہو گا۔ بھارتی دستوں کے درگاہ پر دھاوا بولے جانے کے بعد کمپلکس میں موجود مجاہدین اور بھارتی دستوں کے درمیان جھڑپیں شروع ہو گئیں۔ بھارتی فوج نے اس واقعہ کے فوری بعد پوری وادی میں کرفیو نافذ کر دیا۔ بھارتی فوج نے حملے میں بکتر بند گاڑیاں بھی استعمال کیں۔ بھارتی فوج نے قریباً دو ماہ سے مقدس درگاہ کا محاصرہ کر رکھا تھا۔ بھارتی فوج نے شہر پر گولے برسائے ہیلی کاپٹر سے بمباری کی۔

○ چرار شریف کی شہادت کے بعد پوری وادی مقبوضہ کشمیر سراپا احتجاج بن گئی۔ لاکھوں افراد نے کرفیو کی خلاف ورزی کرتے ہوئے احتجاجی مظاہرے کئے۔ بھارتی فوج ابھی تک قصبہ کا کنٹرول حاصل نہیں کر سکی۔ ۱۰۰ سے زائد بھارتی فوجی ہلاک ہو گئے۔ کئی کشمیری رہنماؤں کو نظر بند کر دیا گیا۔ حریت پسندوں نے کئی سرکاری عمارتوں کو نذر آتش کر دیا۔

○ بھارتی فوج نے دعویٰ کیا ہے کہ اس نے چرار شریف کے اندر موجود ۷۰ میں سے ۳۰ مجاہدین کو شہید کر دیا ہے۔

○ مقبوضہ کشمیر کی درگاہ چرار شریف کی شہادت کے سانحہ پر وزیر اعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ یہ سب کچھ سوچے سمجھے منصوبے کا حصہ ہے۔ بھارت مسلمانوں کے مقدس مقامات کا نام و نشان تک مٹانا چاہتا ہے۔ انہوں نے اس کارروائی کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا کہ اس بھیانک کارروائی سے یہ ثابت ہو گیا ہے کہ بھارت کشمیریوں کو محکوم رکھنے کے لئے کچھ بھی کر سکتا ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ پوری قوم میں اس واقعہ پر غم و غصہ کی شدید لہر دوڑ گئی ہے۔ بھارت ایسی وحشیانہ کارروائیوں سے آزادی کشمیر کی جدوجہد میں کشمیریوں کے حوصلے اور جذبے کم نہیں کر سکتا۔

○ بھارتی وزیر اعظم مسٹر نرسیمہا راؤ نے کہا ہے کہ چرار شریف کو آگ لگانے کی کارروائی پاکستان کے ایجنٹوں نے کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حالات تیزی سے معمول پر آ رہے تھے کہ پاکستانی ایجنٹوں نے درگاہ کو نذر آتش کر کے پھر حالات خراب کر دئے۔ بھارت کے داخلی سلامتی کے وزیر نے دھمکی دی ہے کہ پاکستان ہمارا صبر نہ آزمائے ورنہ آزاد کشمیر پر بھی قبضہ کر لیں گے۔ بھارت کے اندرونی معاملات میں مداخلت اب ناقابل برداشت ہو چکی ہے۔

○ درگاہ چرار شریف کو نذر آتش کرنے کے بعد پورا پاکستان سراپا احتجاج بن گیا ہے۔ جگہ جگہ مظاہرے ہوئے۔ وزیر اعظم نرسیمہا راؤ کا پتلا نذر آتش کر دیا گیا بھارتی پرچم بھی جلا دیا گیا۔ بھارت کا اقتصادی بائیکاٹ کرنے اور مسلم ممالک کے سفیروں کو واپس بلانے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

○ وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی نے کہا ہے کہ چرار شریف کی شہادت کا واقعہ اسلامی کانفرنس میں اٹھایا جائے گا۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ چرار شریف کا سانحہ عالمی ضمیر کے لئے تازیانہ ہے اس کا فوری جواب دینا ہو گا۔ بھارتی سیکولرازم کا پردہ چاک ہو چکا ہے۔ اگر اس کا جواب نہ دیا گیا تو دنیا بھر میں جنگل کا قانون نافذ ہو جائے گا۔ اور بدامنی کا اژدھا عالمی امن کو نگل لے گا۔ انہوں نے اقوام متحدہ اور اسلامی کانفرنس سے اس سانحہ کا نوٹس لینے اور بھارتی فوجیوں کے ہاتھوں مسلمانوں کی عبادت گاہوں کی بربادی اور انسانی حقوق کی وحشیانہ خلاف ورزیاں رکوانے کا مطالبہ کیا۔

○ پاکستان مسلم لیگ (ن) نے وزیر اعظم کو ایک خط لکھا ہے کہ چرار شریف کے مسئلے پر پارلیمنٹ کا مشترکہ اجلاس طلب کیا جائے۔ اس سانحہ کے موقع پر جرأت مندانہ اقدامات کی ضرورت ہے۔

○ بھارتی فوج نے حریت پسند لیڈر شبیر احمد شاہ کو گرفتار کر لیا ہے۔ وہ کرفیو کے باوجود بڑے ہجوم کے ساتھ نماز جمعہ ادا کرنے کے بعد جلوس لے کر اقوام متحدہ کے دفتر جا رہے تھے۔

○ مقبوضہ کشمیر کی حریت پسند تنظیم حرکۃ الانصار نے چرار شریف کی شہادت کے بعد دھمکی دی ہے کہ اب ہم کشمیر کی جنگ دہلی اور بمبئی میں بھی لڑیں گے۔

○ وائس آف امریکہ نے سوال کیا ہے کہ مجاہدین خود اپنی پناہ گاہ کیسے جلا سکتے ہیں۔ بھارتی فوج نے درگاہ پر راکٹوں اور مارٹر گولوں سے حملہ کیا۔ بی بی سی نے کہا ہے کہ کارروائی کی قیادت گولڈن ٹمپل پر حملہ کرنے والے جنرل ڈھلوں نے کی۔ بی بی سی نے کہا کہ اس واقعہ سے مقبوضہ کشمیر میں انتخابات کی کوششوں کو سخت دھچکا پہنچا ہے۔

○ بھارتی وزیر اعظم نے کہا ہے کہ مسجد اور درگاہ دوبارہ تعمیر کی جائیں گی۔ انہوں نے چرار شریف میں نقصان کے ازالہ کے لئے ۱۵ کروڑ روپے کی امداد کا اعلان کیا ہے۔

○ روس امریکہ کے دباؤ کے آگے بالآخر جھک گیا ہے۔ اس نے ایران کو ایٹمی ری ایکٹر دینے سے انکار کر دیا ہے۔ تاہم صدر یلسن نے اعلان کیا ہے کہ ایران کے ساتھ معاہدے میں صرف فوجی حصے کو منسوخ کر دیا گیا ہے۔ صدر کلنٹن نے کہا مجھے بتایا گیا ہے کہ اب روس ایران کو گیس اور آلات بھی نہیں دے گا۔

○ ایم کیو ایم کے سربراہ الطاف حسین سے امریکی ٹیلی ویژن سی این این نے انٹرویو لیا اور کہا کہ امریکی سفارت کاروں کے قتل میں ایم کیو ایم حقیقی کے کارکن ملوث ہو سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان میں میری جان کو خطرہ تھا اس لئے لندن آ گیا ہوں کراچی کے واقعات مہاجروں کے خلاف سازش ہیں۔

○ کراچی میں عید کے روز رینجر اور پولیس اہلکاروں سمیت ۹۔ افراد ہلاک ہو گئے۔ پولیس موبائیلوں پر فائرنگ کے بھی واقعات ہوئے۔

احمد انٹرنیشنل
فون: 211440 211550
احمد ٹریولز انٹرنیشنل اندرون ملک یا انٹرنیشنل سفر کیلئے کسی بھی ایئر لائن کی ارزاں ٹکٹوں اور بہترین خدمت کیلئے کامیاب ادارہ
احمد پراپرٹی ایکسچینج ہر قسم کی رہائشی و کاروباری جائیداد کی خرید و فروخت و کرایہ پر لین دین کیلئے تشریف لائیں
انصار مارکیٹ بالمقابل دیوان محمود ربوہ

ضرورت ڈیلران / ڈسٹری بیوٹرز
ہم اپنی ایکسپورٹ کوالٹی پراڈکٹس (LADIES GARMENTS) کی پاکستان میں بھی مارکیٹنگ کر رہے ہیں۔ ہمیں مالی طور پر مستحکم اچھی ساکھ کے حامل محنتی نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ فیصل آباد۔ لاہور۔ ملتان۔ گوجرانوالہ۔ راولپنڈی۔ سرگودھا گجرات۔ پشاور۔ کوئٹہ۔ حیدرآباد اور کراچی کے حضرات درج ذیل پتہ پر رابطہ کریں
وڈ ایج انٹرنیشنل
سیکنڈ فلور المصطفیٰ سنٹر منٹگمری بازار (سوتر منڈی) فیصل آباد
فون: 0411-611491 0411-628465
موبائیل: 0342-360578

حبوب مفید اطہرا ۲۵/-، ۷۵/-
اکسیر اولادِ نرینہ (کورس) ۱۵۰/-
تریاقِ معدہ ۱۵/-، ۲۵/-
روشن کاجل ۶/-
سرمہ جواہر ۱۰/-
ناصر دواخانہ ربوہ فون 04524-21434